4

یہ فخر تو حاصل ہے، بُرے ہیں کہ بھلے ہیں

ماخذ: غزالاں تم تو واقف ہو　　شاعرہ کا نام: آدا جعفری　　ردیف: ہیں

شاعر کا تعارف: (U.B+K.B)

رنگ تغزّل سے مُزیّن ،لطیف احساسات اور جدائی کی کَسک سے لبریز موضوعات کی حامل شاعرہ آدا جعفری 22 اگست 1924ء کو مولوی بدرالحسن کے گھر بدایوں میں پیدا ہوئیں۔ ان کا اصل نام ''عزیز جہاں'' تھا۔ انھوں نے پہلے اپنا قلمی نام ''آدا'' منتخب کیا اور اپنی جائے پیدائش کے حوالے سے بدایونی کہلائیں لیکن جب ان کی شادی نورالحسن جعفری سے ہوگئی تو اپنے تخلص کے ساتھ جعفری لگا لیا اور یوں آدا جعفری ہوگئیں۔ آدا جعفری محض تین برس کی عمر میں والد جیسی شفیق ہستی کے سائے سے محروم ہوگئیں۔ ان کی پرورش ننھیال میں ہوئی۔ تیرہ سال کی عمر میں اُنھوں نے شاعری کا آغاز کیا تقریباً اکیس سال کی عمر میں ان کی پہلی غزل ''رومان'' میں شائع ہوئی۔ آپ نے ابتدا میں شاعرِ رومان اختر شیرانی سے اصلاح لی اور کچھ عرصہ آثر لکھنوی سے بھی استفادہ کیا۔

آدا جعفری نے مُتعدد شعری مجموعے لکھے۔ 1950ء میں ان کی کتاب ''میں ساز ڈھونڈتی رہی'' شائع ہوئی۔ 1968ء میں ان کے مجموعہ کلام ''شہر درد'' کی اشاعت پر انھیں ''آدم جی'' ادبی انعام ملا۔ ان کے پے در پے مجموعے ''غزالاں تم تو واقف ہو'' اور ''ہائیکو نظمیں'' بھی شائع ہوئے۔ 1966ء میں ان کی خودنوشت ''جو رہی سو بے خبری رہی'' بھی شائع ہوئی۔

آدا جعفری کی غزلوں میں تغزل کے عناصر، لطیف احساسات، ایک بے نام اَفسُردگی اور جدائی کی کسک موجود ہے۔ ان کی ادبی کاوِشوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے انھیں 1918ء میں تمغۂ امتیاز سے نوازا۔ آپ 2015ء کو کراچی میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔

مشکل الفاظ کے معانی (K.B)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فخر	ناز، اعزاز، عزت	بھلے	اچھے
دو چار قدم	مراد تھوڑا فاصلہ	تیرے ساتھ چلے ہیں	تیرے ساتھ وقت گزارا ہے
مقدر	قسمت	ازل سے	شروع سے، جب سے دنیا کا آغاز ہوا
کنول	گل نیلوفر	سرِ شام	شام ہوتے ہی
ہنگامِ سَحر	صبح کے وقت	خُورشید	سورج
ڈھلے	غروب ہوگئے	جھیل گئے	برداشت کر گئے
کڑی دھوپ	سخت دھوپ	تیور	انداز، طرز
چال	روش، دھوکا، ترکیب	گردش	اُلٹ پھیر
فطری	قدرتی	اُمنگ	خواہش
اعتراف کرنا	تسلیم کرنا	اصلاح	درستی
کسک	چبھن	رنگِ گُل	پھولوں کی رنگت
بُوئے سَمن	چنبیلی کے پھول کی خوشبو	گردشِ دوراں	زمانے کی گردش

www.ilmkidunya.com

اشعار کی تشریح

شعر نمبرا : لاہور بورڈ پہلا گروپ (2017)

یہ فخر تو حاصل ہے ، بُرے ہیں کہ بھلے ہیں
دو چار قدم ہم بھی تیرے ساتھ چلے ہیں

حوالہ شعر:۔ (U.B+A.B)

صنفِ ادب : غزل
شاعرہ کا نام : ادا جعفری
ردیف : ہیں

مفہوم : ہم اچھے ہیں یا برے ہیں، ہمیں یہ فخر ہے کہ راہِ زیست میں ہم تیرے ساتھ کچھ دیر چلے ہیں۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

ادا جعفری کا مقام اُردو شاعری کی غزل خواتین کی صف میں بڑا نمایاں ہے۔اُن کی غزلیات میں تغزّل کے عناصر، لطیف احساسات، ایک بے نام اُفسردگی اور جدائی کی کسک موجود ہے۔ زیرِنظر شعر میں شاعرہ نے ایک عاشق کے دِلی جذبات کی ترجمانی کی ہے۔

اردو شاعری کی ایک عجیب سی روایت ہے کہ محبوب کو انتہائی اونچا مقام حاصل ہے۔ یہ ایسی ہستی ہے جو خود کو ہر عیب سے بَری قرار دیتی ہے، لیکن اس کے مقابلے پر اس کے چاہنے والوں کا نہ کوئی مقام ہے، نہ شناخت، نہ کوئی عزت ہے نہ آبرو۔ شاعروں نے محبوب کے مقابلے پر خود کو ہمیشہ ہی کم تر حیثیت میں پیش کیا ہے اور اس کی تمام تر کوتاہیوں کو اپنی ذات سے وابستہ کر کے اسے ہر قسم کی خطا اور جرم سے مبرا قرار دے دیا ہے۔ اگر وہ بے وفائی کرے تو روا، ظلم کرے تو جائز، بے اعتنائی برتے تو درست بس کبھی کبھار چاہنے والوں کی طرف نظرِ کرم کرلے تو یہ ان کے لیے بہت بڑا اعزاز، انعام اور عزت افزائی ہے۔ شاعری کی اس روایت کے زیرِ اثر شاعرہ کہہ رہی ہے کہ ہم کچھ بھی ہیں بُرے ہیں یا بھلے ہمیں بہرحال یہ فخر حاصل ہے کہ دو چار قدم ہم محبوب کے ساتھ چلے ہیں۔ ہمیں اب اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دنیا ہمیں اچھائی کی خِلعت بخشتی ہے یا برائی کا طوق پہناتی ہے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ اب تم میرے ہم سفر نہیں رہے۔

؎ عمر بھر کی بندشیں بھی خواب و خیال
دو چار قدم بھی ساتھ چلے بہت ہیں

لیکن اس سب کے باوجود شاعرہ کو اپنے محبوب سے وابستہ تعلق پر فخر ہے اور وہ اس تعلق کو اپنی زندگی کا حاصل سمجھتی ہے۔ اس کے مطابق اس کی ہستی، اُس کا غرور محبوب کا ساتھ ہی ہے جیسے شیخ سعدیؒ کے بقول کسی نے مٹی سے پوچھا کہ تم سے آنے والی خوشبو کا سبب کیا ہے تو وہ بولی میں تو ناچیز مٹی ہوں میری کیا حقیقت، یہ خوشبو تو کچھ عرصہ پھول کی ہم نشینی کی دین ہے۔

؎ وہی تو ٹھہرے ہیں مری حیات کا حاصل
جو چند لمحے تری بزم میں گزار آئے

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر۲ : (لاہور بورڈ 2017) دوسرا گروپ

جلنا تو چراغوں کا مُقدّر ہے اَزل سے
یہ دل کے کنول ہیں کہ بجھے ہیں نہ جلے ہیں

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

صنفِ ادب	:	غزل
شاعرہ کا نام	:	ادا جعفری
ردیف	:	ہیں

مفہوم : روزِ ازل سے چراغوں کی قسمت میں جلنا لکھ دیا گیا ہے مگر دل کے کنول ہیں کہ جلتے ہیں نہ بجھتے ہیں۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

اداؔ جعفری کا مقام اُردو شاعری سے وابستہ خواتین کی صف میں بڑا نمایاں ہے اُن کی غزلیات میں تغزّل کے عناصر، لطیف احساسات، ایک بے نام افسردگی اور جدائی کی کسک موجود ہے۔

زیرِ تشریح شعر میں اداؔ جعفری کہتی ہیں میرے دل کو کسی پل بھی چین نصیب نہیں۔ یہ دل نہ تو آرزوؤں سے بیگانہ ہو کر بجھتا ہے اور نہ ہی آرزوؤں کی عدمِ تکمیل پر جل کر راکھ ہوتا ہے بلکہ ہر وقت ہجر کی آگ میں سلگتا رہتا ہے یعنی خواہشات کا لامُتناہی سلسلہ ہے جس کی تکمیل ہونے کی نہیں آتی۔ زندگی میں بسا اوقات ہمیں ایسی صورت حال سے واسطہ پڑتا ہے کہ ہمارے دل کی آرزوئیں دل ہی میں رہ جاتی ہیں۔ بقول شاعر:

؎ ہزاروں خواہش ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

حالات کی ناسازی نہ صرف یہ کہ انھیں تکمیل تک نہیں آنے دیتی، بلکہ وہ لبوں تک بھی نہیں آسکیں۔ ایسی صورتِ حال میں ہمارا ردِّعمل دو طرح کا ہو سکتا ہے۔ ایک یہ کہ ہم اس صورت حال کا جائزہ نہ لیں، اسے معمول کا معاملہ سمجھ کر نظر انداز کر دیں، دوسرے یہ کہ دل ہی دل میں جل بُھن کر کباب ہو جائیں۔ بقول شاعر:

؎ ان حسرتوں سے کہہ دو کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغ دار میں

بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ان دونوں صورتوں میں کسی بھی صورت حال سے دوچار نہیں ہوتے۔ ایسی ہی صورتحال میں اس شعر میں شاعرہ نظر آ رہی ہے۔ اس کے خیال میں چراغوں کی قسمت میں تو ابتدا سے ہی جلنا لکھا ہے اور وہ جلتے ہیں خواہ کسی بے بس کی شمع مزار بن کر جلیں یا کسی رئیس کے گھر میں خوبصورت فانوسوں کی شکل میں نور افشانی کریں۔ دل کے چراغ تو اس قسم کی کسی صورتِ حال سے عہدہ برا نہیں ہوئے، ان پر جلنے بجھنے کی منزل نہیں آسکی۔

شعر کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ دل ایک چراغ کی مانند ہے اور اس کی تخلیق کا اصل مقصد روزِ ازل سے یہ ہی تھا کہ اس میں عشقِ حقیقی کا شعلہ جلتا رہے لیکن شاعرہ کے مطابق یہ شعلہ نہ پوری طرح جلتا ہے نہ بجھتا ہے بلکہ غمِ روزگار کی وجہ سے یہ جلتا بجھتا رہتا ہے۔

؎ کس درجہ دل شِکن تھے محبت کے حادثے
ہم زندگی میں پھر کوئی ارماں نہ کر سکے

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر۳: (گوجرانوالہ بورڈ2015) دوسرا گروپ، (گوجرانوالہ بورڈ2014) پہلا، دوسرا گروپ)

نازک تھے کہیں رنگِ گُل و بُوئے سَمن
جذبات کہ آداب کے سانچے میں ڈھلے ہیں

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

صنفِ ادب : غزل
شاعرہ کا نام : ادا جعفری
ردیف : ہیں

مفہوم : پھول کے رنگ اور چنبیلی کی خوشبو سے زیادہ نازک اور مہکتے ہوئے میرے جذبات تھے جو آداب کے قالب میں ڈھل گئے ہیں۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

ادا جعفری کا مقام اُردو شاعری سے وابستہ خواتین کی صف میں بڑا نمایاں ہے اُن کی غزلیات میں تغزل کے عناصر، لطیف احساسات، ایک بے نام افسردگی اور جدائی کی کسک موجود ہے۔

تشریح طلب شعر میں ادا جعفری اپنے انمول جذبات کا اظہار بڑے شگفتہ انداز میں کرتی ہیں اُن کا کہنا ہے کہ ایک محبّ اپنے محبوب کے لیے بڑے نازک اور لطیف جذبات رکھتا ہے یہ جذبات پھولوں کے رنگوں جیسے رنگین اور چنبیلی و یاسمین کی خوشبو جیسے مہکتے محسوس ہوتے ہیں۔ بقول شاعر:

؎ آج بھی شاید کوئی پھولوں کا تحفہ بھیج دے
تتلیاں منڈلا رہی ہیں کانچ کے گلدان پر

ادا جعفری کہتی ہیں میرے جذبات بھی ایسے ہی تھے جن کو قید کرنا بہت مشکل تھا۔ راہِ محبت میں کئی ایسے مقام آئے جب جذبۂ دل نے رنگوں اور خوشبوؤں کی طرح بکھرنا چاہا لیکن جب سے میں نے انھیں آداب کے قالب میں ڈھالا ہے تب سے ان جذبات کو عشق کا سلیقہ آ گیا ہے۔ اب یہ جذبات ادب کے حصار میں گھر گئے ہیں۔ اب مجھے احساس ہو گیا ہے کہ جب تک عشق کو ادب کے دائرے میں مُقید نہ کیا جائے تب تک یہ کامل نہیں ہوتا۔ بقول میرؔ:

؎ دور بیٹھا غبارِ میر اُس سے
عشق بِن یہ ادب نہیں آتا

شعر نمبر۴:

تھے کتنے ستارے کہ سرِ شام ہی ڈوبے
ہنگامِ سحر کتنے ہی خورشید ڈھلے ہیں

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

صنفِ ادب : غزل
شاعر کا نام : ادا جعفری
ردیف : ہیں

مفہوم : کتنے ہی ستارے ایسے ہیں جو شام ہوتے ہی ڈوب گئے۔ اسی طرح کتنے ہی سورج ایسے ہیں جو دن نکلتے ہی غروب ہو گئے۔ (U.B+A.B)

www.ilmkidunya.com

تشریح:۔ (U.B+A.B)

ادا جعفری کا مقام اُردو شاعری سے وابستہ خواتین کی صف میں بڑا نمایاں ہے اُن کی غزلیات میں تغزل کے عناصر، لطیف احساسات، ایک بے نام افسردگی اور جدائی کی کسک موجود ہے۔

یہ نظام کائنات ہے کہ ہر تاریکی کے بعد روشنی اور ہر دن کے بعد رات آتی ہے۔ اگر رات کو چمکنے والے ستارے نہ ڈوبیں تو سورج طلوع کس طرح ہو؟

؎ حیات عجب مرحلہ بے ثبات ہے
ہر اک ذی رُوح کو آخر مُمات ہے

لیکن ستارے تو سحر کے وقت غروب ہوتے ہیں اور ان کا غروب ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ شاہ مشرق، سورج کی آمد آمد ہے۔ شاعرہ کہہ رہی ہے کہ ایسے کتنے ہی ستارے تھے جو اپنی روشنی پھیلانے سے قبل ہی ڈوب گئے۔ یہ پہلو بڑا افسوس ناک ہے اس پہلو میں شاعرہ نے موت کی اٹل حقیقت کو واضح کیا ہے۔ شاعرہ کے مطابق کئی لوگ ایسے تھے جو آسمان دنیا پر دَرَخشاں سورج کی مانند نورافشانی کر رہے تھے لیکن موت نے انھیں مہلت نہ دی اور کچھ ایسے بھی تھے۔ جو ابھی آغاز زیست میں تھے۔ تارہ بن کر چمکے ہی تھے کہ صغیر سنی میں موت انھیں اچک لے گئی۔ بقول شاعر:

؎ کچھ پھول تو اپنی بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غُنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

شعر نمبر۵: (لاہور بورڈ 2014) دوسرا گروپ، (لاہور بورڈ 2016) پہلا گروپ

جو جھیل گئے ہنس کے کڑی دھوپ کے تیور
تاروں کی خنک چھاؤں میں وہ لوگ جلے ہیں

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

صنفِ ادب	:	غزل
شاعرہ کا نام	:	ادا جعفری
ردیف	:	ہیں

مفہوم: جو لوگ زمانے کی سختیاں خوشی سے جھیل گئے اُن پر یہ ستم ہوا کہ اپنوں ہی نے اُنھیں زخم دیے۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

ادا جعفری کا مقام اُردو شاعری سے وابستہ خواتین کی صف میں بڑا نمایاں ہے اُن کی غزلیات میں تغزل کے عناصر، لطیف احساسات، ایک بے نام افسردگی اور جدائی کی کسک موجود ہے۔

انسان مختلف اوقات میں مختلف قسم کے ردِعمل کا اظہار کرتا ہے اور یہ انسان کی فطرت ہے۔ بعض اوقات انسان اپنے اندر حد درجہ صبر و تحمل اور برداشت کا مادہ پیدا کر لیتا ہے۔ لیکن بعض اوقات معمولی سی آزمائش بھی اس کے اِرادوں اور برداشت میں دراڑیں ڈال دیتی ہے اور وہ حالات کے آگے جھک جاتا ہے اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ ہم ہر روز اپنے آس پاس اس قسم کی سینکڑوں واقعات دیکھتے، سنتے ہیں کہ ایک شخص تلوار کے زخموں کو برداشت کر گیا، مگر پاؤں میں معمولی کانٹا چبھتے ہی بلبلا اٹھا۔ شاعرہ کہہ رہی ہے کہ وہ دلیر اور بہادر، حوصلہ مند لوگ جنھوں نے زمانے کی تیز دھوپ کا مقابلہ بڑے حوصلے، عزم اور اِستقلال سے کیا تھا، تاروں کی ٹھنڈی چھاؤں میں انھیں جلنے اور سُلگنے کا احساس ہوا ہے۔ مطلب یہ کہ زمانے کے دیئے غموں کو تو شاعرہ آسانی سے برداشت کر گئی لیکن اپنوں سے ملنے والے زخم برداشت نہیں کر پائی۔ بقول شاعر:

؎ دنیا ہزار ظلم کرے اس کا غم نہیں
مارا جو تو نے پھول وہ پتھر سے کم نہیں

www.ilmkidunya.com

ایک لحاظ سے اس شعر میں شاعرہ اپنوں کے دیے غموں اور دکھوں پر شکوہ کناں ہے اس کے مطابق وہ غیروں کے ستم تو سہہ سکتی ہے لیکن اپنوں کی بے وفائی اسے برداشت نہیں وہ سمجھتی ہے کہ جو غم اپنے دیتے ہیں وہ غیروں سے کسی صورت نہیں ملتے۔ بقول شاعر:

؎ جل جاؤ خاموشی سے کڑی دھوپ میں لیکن
اپنوں سے کبھی سایہ دیوار نہ مانگو

شعر نمبر۶: (گوجرانوالہ بورڈ 2014) دوسرا گروپ، (لاہور بورڈ 2016) دوسرا گروپ)

اک شمع بجھائی تو کئی اُور جلا لیں
ہم گردشِ دوراں سے بڑی چال چلے ہیں

حوالہ شعر:- (U.B+A.B)

صنفِ ادب : غزل
شاعرہ کا نام : اداؔ جعفری
ردیف : ہیں

مفہوم : زمانے نے ہمیں اندھیرے میں دھکیلنے کی بہت کوشش کی لیکن ہم نے بھی اس کے ساتھ ایک چال چلی۔ زمانے نے اگر ہم سے ایک شمع چھینی تو ہم نے دوسری جلا لی۔ (U.B+A.B)

تشریح:- (U.B+A.B)

اداؔ جعفری کا مقام اُردو شاعری سے وابستہ خواتین کی صف میں بڑا نمایاں ہے اُن کی غزلیات میں تغزل کے عناصر، لطیف احساسات، ایک بے نام افسردگی اور جدائی کی کسک موجود ہے۔

شاعروں کی نظر میں آسمان اور زمانے کی گردش، ان کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ محبوب سے ملاقات میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی ہیں۔ شاعروں کی خوشیاں اور مُسرتیں انھیں ایک آنکھ نہیں بھاتیں اور یہ ان لوگوں کے خلاف ایسی چالیں ہیں جو ان کے لیے غم اور دکھ کا سبب بنتی ہیں۔ لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ گردش زمانہ اپنی چال چلتا ہے اور یہ لوگ اس کا توڑ کرنے کی غرض سے اپنی طرف سے کوئی چال چلتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کبھی کبھار ان لوگوں کی چال کامیاب رہتی ہے اور گردشِ دوراں کی چال ناکام ٹھہرتی ہے۔ بقول شاعر:

؎ رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا

دراصل اس شعر میں شاعرہ اس صورت حال کو یوں بیان کر رہی ہے کہ زمانے کی گردشوں نے ہمیشہ ہمارے خلاف ہی چال چلی۔ لیکن اب ہم نے اس کی چالوں کا علاج ڈھونڈ لیا ہے وہ یوں کہ زمانہ اگر ہماری روشن کردہ ایک شمع بجھاتا ہے تو ہم ایک کی بجائے مزید کئی شمعیں جلا لیتے ہیں اور اس طرح ہم اس کی چال سے بڑی چال چل جاتے ہیں۔

گویا کہ اگر حوادث زمانہ شاعرہ کی امید کا ایک چراغ گُل کرتے ہیں۔ تو شاعرہ اور دیئے روشن کر لیتی ہے یعنی جتنے غم ملتے ہیں شاعرہ انہیں سہنے کا اتنا ہی حوصلہ خود میں پیدا کر لیتی ہے۔ بقول شاعر:

؎ چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موجِ حَوادث سے
نہ ہوں دُشواریاں تو زندگی دُشوار ہو جائے

مشقی سوالات

سوال نمبر ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجئے۔

(الف) غزل کے مطلع میں شاعرہ کس بات پر نازاں ہے؟ (K.B)

جواب: شاعرہ کے نازاں ہونے کی وجہ

غزل کے مطلع میں شاعرہ کو اس بات پر ناز ہے کہ اسے کچھ عرصے تک اپنے محبوب کی قُربت میں رہنے کا موقع ملا ہے۔

(ب) دل کے کنول اور چراغوں میں کیا بنیادی فرق بتایا گیا ہے؟ (K.B)

جواب: دل کے کنول اور چراغوں میں فرق

ان میں بنیادی فرق یہ ہے کہ چراغ جلتے ہیں تو پھر بجھ بھی جاتے ہیں۔لیکن دل کے کنول نہ بجھتے ہیں اور نہ ہی جلتے ہیں۔

(ج) ''اک شمع بجھائی۔۔۔۔۔۔'' سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

جواب: اِک شمع بجھائی سے مراد

ایک شمع بجھنے سے مراد آس اور اُمید کا ایک دروازہ بند کرنا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ زمانے نے بہت کوشش کی کہ وہ ہمیں اندھیرے میں رکھے مگر ہم نے بھی سے چال چلی کہ اس نے آس اور اُمید کی ایک شمع چھین لی تو ہم نے دوسری جلالی۔

سوال نمبر ۲۔ دیے گئے جوابات میں درست جواب پر نشان لگائیں (✓) لگائیں۔ (K.B)

1۔ **شاعرہ کو کس بات پر فخر ہے؟**
(A) اچھا شعرہ کہنے پر (B) محبوب کے ہم قدم ہونے پر (C) آسماں کے مہربان ہونے پر (D) محبوب کے اِلتفات پر

2۔ **اک شمع بجھائی تو:**
(A) ہم پچھتائے بہت (B) کئی اَور جلالیں (C) سو رہے (D) بے سکون ہو گئے

3۔ **یہ غزل کس مجموعہ کلام سے لی گئی ہے؟**
(A) شہر درد (B) سازِ سخن بہانہ ہے (C) غزالاں تم تو واقف ہو (D) میں ساز ڈھونڈتی رہی

4۔ **''جو جھیل گئے ہنس کے کڑی دھوپ کے تیور'' میں کڑی دھوپ سے مراد ہے:**
(A) سورج کی حِدّت (B) زمانے کے مصائب (C) محبوب کی بے رخی (D) عام دکھ اور بیماری

5۔ **پہلے شعر میں ''چلے'' کو کہیں گے:**
(A) مطلع (B) ردیف (C) قافیہ (D) مقطع

6۔ **''نازک تھے کہیں رنگ گُل و بُوئے سَمن سے'' میں رنگ و بُو سے مراد ہیں:**
(A) آداب (B) جذبات (C) تصورات (D) خیالات

7۔ **غزل کا چھٹا شعر ہے:**
(A) مطلع (B) مقطع (C) عام شعر (D) آخری شعر

کثیرالانتخابی سوالات کے جوابات

C	5	B	4	C	3	B	2	B	1
						D	7	B	6

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر۳۔ درجِ ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں۔ (K.B)

مُقَدَّر جَذْبَات گُل سَمَن خُورشِید شَمْع گَرْدِش

سوال نمبر۴۔ آپ اداؔ جعفری کی اس غزل کی ردیف اور قوافی کی نشان دہی کریں۔ (K.B)

جواب:

ردیف: ''ہیں''

قافیے: بھلے، چلے، بجھے، جلے، ڈھلے، جلے چلے

کثیر الانتخابی سوالات

(U.B+A.B)

درجِ ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1۔ اداؔ جعفری کا اصل نام ہے:

(A) عزیز جہاں (B) بدر النساء (C) لقاء بیگم (D) مہ جبین ناز

2۔ اداؔ جعفری کی جائے پیدائش ہے:

(A) علی گڑھ (B) کراچی (C) لاہور (D) بدایوں

3۔ اداؔ جعفری کے والد کا نام تھا:

(A) مولوی قرار حیدر (B) مولوی بدر الحسن (C) مولوی فرزند ممتاز (D) مولوی غلام رسول

4۔ اداؔ جعفری کی شادی ہوئی:

(A) نور العین سے (B) نور حیات سے (C) نور الحسن سے (D) نور الدین سے

5۔ تقسیم کے بعد اداؔ جعفری کا خاندان منتقل ہوا:

(A) بنگلہ دیش (B) پاکستان (C) امریکہ (D) یورپ

6۔ اداؔ جعفری کی پہلی غزل کس رسالہ میں شائع ہوئی:

(A) ساقی نامہ (B) نقوش (C) رومان (D) اردو معلیٰ

7۔ اداؔ جعفری کی خود نوشت کا نام ہے:

(A) شہر درد (B) یادوں کی بارات (C) جو رہی سو بے خبری رہی (D) غزالاں تم تو واقف ہو

8۔ اکادمیِ ادبیات پاکستان اسلام آباد میں اداؔ جعفری کو کس انعام سے نوازا:

(A) تمغہ برائے حسن کارکردگی (B) کمالِ فن ایوارڈ (C) ستارۂ جرات (D) ستارہ امتیاز

9۔ اداؔ جعفری نے ابتدائی دور میں کس شاعر سے اصلاح لی:

(A) اثر لکھنوی (B) اختر شیرانی (C) نور الحسن جعفری (D) مولوی بدر الحسن

10۔ اداؔ جعفری کا سنہ ولادت ہے:

(A) 1924ء (B) 1922ء (C) 1923ء (D) ان میں سے کوئی نہیں

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

11۔ ''جو جھیل گئے ہنس کے کڑی دھوپ کے تیور'' میں کڑی دھوپ سے مراد ہے:

(A) سورج کی حِدّت (B) زمانے کے مصائب (C) محبوب کی بے رخی (D) عام دکھ اور بیماری

12۔ پہلے شعر میں ''چلے'' کو کہیں گے:

(A) مطلع (B) ردیف (C) قافیہ (D) مقطع

13۔ ''نازک تھے کہیں رنگِ گُل و بُوئے سَمن سے'' میں رنگ و بُو سے مراد ہیں:

(A) آداب (B) جذبات (C) تصورات (D) خیالات

14۔ غزل کا چھٹا شعر ہے:

(A) مطلع (B) مقطع (C) عام شعر (D) آخری شعر

کثیرالانتخابی سوالات کے جوابات

B	5	C	4	B	3	D	2	A	1
A	10	A	9	B	8	C	7	C	6
		B	14	B	13	C	12	B	11

www.ilmkidunya.com